نعت

اقبال عظیمؒ

کہاں میں کہاں مدحِ ذاتِ گرامی، میں سعدی نہ قدسی نہ رومی نہ جامی
پسینے پسینے ہوا جا رہا ہوں، کہاں یہ زباں اور کہاں نامِ نامی

سلام اُس شہنشاہِ کون و مکاں پر، درود اُس امامِ صفِ انبیاء پر
پیامی تو بے شک سبھی محترم ہیں، مگر اللہ اللہ خصوصی پیامی

فقیروں کو کیا کام طبل و علم سے، گداؤں کو کیا فکر جاہ و حشم کی
عباؤں قباؤں کا میں کیا کروں گا، عطا ہو گیا مجھ کو تاجِ غلامی

کوئی ایسا ہادی دکھا دے تو جانیں، کوئی ایسا محسن بتا دے تو مانیں
کبھی دوستوں پر نظر احتسابی، کبھی دشمنوں سے بھی شیریں کلامی

یہ آنسو جو آنکھوں سے میری رواں ہیں، عطائے شہنشاہِ کون و مکاں ہے
مجھے مل گیا جامِ صہبائے کوثر، مرے کام آئی مری تشنہ کامی

اطاعت پہ اصرار بھی ہر قدم پر، شفاعت کا اقرار بھی ہر نظر میں
اصولاً خطاؤں پہ تنبیہہ لیکن مزاجاً خطا کار بندوں کے حامی

فلک سے زمیں تک ہے جشنِ چراغاں کہ تشریف لاتے ہیں محبوبِ یزداں
خوشا جلوۂ ماہتابِ مجسّم، زہِ آمدِ آفتابِ تمامی